روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
بدھ 13- جنوری 1999ء - 24 رمضان 1419 ہجری - 13 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 11

جنت کا خاص دروازہ

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام الریّان (سیراب کرنے والا) ہے- اس میں سے صرف روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے- اعلان کیا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے اور پھر دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا-

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریّان)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے- روزہ کے بارے میں خداتعالیٰ فرماتا ہے- (-) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے-

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے- تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو- خداتعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خداتعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے خداتعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے- پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ- یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ- اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خداتعالیٰ طاقت بخش دے گا-

اگر خداتعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خداتعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

درس القرآن کے آخر پر
اجتماعی دعا

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر سال درس القرآن کے اختتام پر عالمی اجتماعی دعا کرواتے ہیں- یہ دعا امسال حضور ایدہ اللہ 29- رمضان کی بجائے 28- رمضان یعنی 17- جنوری 99ء بروز اتوار کروائیں گے- درس کا وقت شام 4-15 تا 5-40 ہے- احباب کثرت سے اس دعا میں شامل ہوں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید کے سلسلہ میں جس حد تک ممکن ہے زیادہ سے زیادہ محنت کریں-

(ناظم مال وقف جدید)

رمضان حقیقی فرمانبرداری اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے- اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے- اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے- انسان کہتا ہے- میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا- اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے- مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے- کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں- ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے- کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا- پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے- تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے- پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خداتعالیٰ کے آگے سربسجود ہو سکو- یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے- یہ صحیح نہیں- تم سستی سے نہیں اٹھتے- اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو- تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے- تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے- پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں- کیونکہ یہ خداتعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں- اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے اور ان دنوں خداتعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے- اور کہتا ہے آؤ آ کر لے جاؤ- ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو- اور جن باتوں سے خداتعالیٰ نے خود روک دیا ہے- ان کا مطالبہ نہ ہو- پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو- ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامید دل کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے- کیونکہ وہ خداتعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے- اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے- وہی انعام لے کر آتا ہے- جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے- کبھی ناکام نہیں لوٹتا- اور کبھی ناکام نہیں آتا- خداتعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے- وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے- تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں- پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو- اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو- بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں- کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں- مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے- خداتعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے (-) میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں-

اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہئے اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہی ہے- دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے- یا وہ چیز مل جائے بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خداتعالیٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں-

(خطبات محمود جلد 1 ص 122)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2-50 روپے

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر 10

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

احتیاط کی معراج

حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے مدینے میں عصر کی نماز پڑھی۔ آپؐ نے سلام پھیرا اور جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے کودتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے ایک کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپؐ کی اس جلدی کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ آپؐ جب باہر تشریف لائے تو معلوم کیا کہ لوگ آپؐ کی جلدی پر متعجب ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یاد آگیا کہ تھوڑا سا سونا ہمارے پاس رہ گیا ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ وہ میرے پاس پڑا رہے اس لئے میں نے جا کر حکم دیا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من صلی بالناس)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ مال کے معاملہ میں نہایت محتاط تھے اور کبھی پسند نہ فرماتے کہ کسی بھول چوک کی وجہ سے لوگوں کا مال ضائع ہو جائے۔ آپ کی نسبت یہ تو خیال کرنا بھی گناہ ہے کہ نعوذباللہ آپؐ اپنے نفس پر اس بات سے ڈرے ہوں کہ کہیں اس سونے کو میں نہ خرچ کر لوں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ آپؐ اس بات سے ڈرے کہ کہیں جہاں رکھا ہو وہیں نہ پڑا رہے اور غرباء اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائیں۔ اور اس خیال کے آتے ہی آپؐ دوڑ کر تشریف لے گئے اور فوراً وہ مال تقسیم کروایا اور پھر مطمئن ہوئے۔

(سیرۃ النبی ص 97)

خطرہ میں سب سے آگے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ کیا تم لوگ جنگ حنین کے دن رسول کریم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ رسول کریم ﷺ نہیں بھاگے۔ ہوازن ایک تیرانداز قوم تھی اور ہم جب ان سے ملے تو ہم نے ان پر حملہ کیا اور وہ بھاگ گئے۔ ان کے بھاگنے پر مسلمانوں نے ان کے اموال جمع کرنے شروع کئے لیکن ہوازن نے ہمیں مشغول دیکھ کر تیر برسانے شروع کئے پس اور لوگ تو بھاگے مگر رسول کریم ﷺ نہ بھاگے بلکہ اس وقت میں نے دیکھا تو آپؐ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان نے آپؐ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپؐ فرما رہے تھے میں نبیؐ ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من قاد دابۃ غیرہ)

آنسو بہہ پڑے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کچھ قرآن سناؤ میں نے کہا کہ کیا میں آپؐ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن شریف آپؐ ہی پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ مجھے یہ بھی پسند ہے کہ میں دوسرے کے منہ سے سنوں۔ پس میں نے سورۃ نساء میں سے کچھ پڑھا یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا کہ پس کیا حال ہوگا جب ہر ایک امت میں سے ہم ایک شہید لائیں گے اور تجھے ان لوگوں پر شہید لائیں گے اس پر آپؐ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا کہ بس کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر باب کیف اذا جئنا)

خوف خدا

جنگ بدر کے موقع پر جبکہ دشمن سے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر موجود تھے۔ تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے کفار نے اپنے قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرہ لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑی تھی لیکن خدا نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کر دیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہو گئی۔ اسی طرح اور بھی تائیدات سماوی ظاہر ہو رہی تھیں لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف آنحضرت ﷺ کے دل پر ایسا غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غناء کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بیتاب ہو کر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو فتح دے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ جنگ بدر میں ایک گول خیمہ میں تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدے یاد دلاتا ہوں اور ان کے ایفاء کا طالب ہوں۔ اے میرے رب اگر تو ہی (مسلمانوں کی تباہی) چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ بس کیجئے آپؐ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کر دی۔ رسول کریم ﷺ نے اس وقت زرہ پہنی ہوئی تھی آپؐ خیمہ سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ ابھی ان لشکروں کو شکست ہو جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ یہ وقت ان کے انجام کا وقت ہے اور یہ وقت ان لوگوں کے لئے نہایت سخت اور کڑوا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبی ﷺ)

ربوہ اور رمضان

بہ فیضِ نُورِ دل۔ جنّت نشان معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ۔ بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

افق پر شام سے ہے تا سحر۔ تابندگی طاری
رضائے حق کی خاطر۔ دن کو روزہ شب کو بیداری
عبادت۔ زمزمے۔ خلوت گزینی گریہ و زاری

یہ دنیا ماورائے دو جہاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ۔ بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

کلام اللہ کے انوار سے کون و مکاں روشن
سعادت کی تجلّی سے قلوبِ عاشقاں روشن
نگاہ و دل کے آئینے سے ہے سارا جہاں روشن

یہ موجِ نور۔ موجِ بیکراں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ۔ بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

اٹھی آتی ہیں ہر... سے ہر کوچے سے تکبیریں
یہ تکبیریں ہیں یا حُسنِ ازل کی ضَو کی تنویریں
بدل جانے کو ہیں شاید زمانے بھر کی تقدیریں

کہ چشمِ دلبری تیغِ رواں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ۔ بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

لئے ہاتھوں میں قرآں صف بہ صف بیٹھے ہیں متوالے
جمالِ دیں کے پروانے متاعِ دیں کے رکھوالے
یہ ہیں عشقِ نبیؐ۔ خونِ جگر میں پالنے والے

انہی ہاتھوں میں تقدیرِ جہاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ۔ بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

بیت الذکر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 11

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا بہت ہی عظیم الشان فضل ہے

قرآنی تعلیمات تمام دوسری کتب اور تعلیمات سے خوبصورت اور افضل ہیں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عالمی درس قرآن فرمودہ 2- جنوری 1999ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 2- جنوری 99ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں بیت الفضل میں 13- رمضان المبارک کو عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 114، 115 کا درس دیا۔

آیت نمبر 114

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو دشمن اپنی کوششوں میں اور بد ارادوں میں کامیاب ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اللہ نے تجھے کتاب و حکمت سکھائی ہے۔ اس آیت میں حضرت نبی پاک ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ فضل سے اس آیت کی ابتداء ہے اور فضل پر ہی اس کا اختتام ہے۔ فضل اس آیت کا مرکزی نکتہ ہے۔ خدا کا بہت ہی عظیم الشان فضل ہے جو آنحضرت ﷺ پر ہے۔ حضرت صاحب نے اس آیت کے الفاظ کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہَمَّ سے مراد ہے کہ پکا ارادہ کرنا خواہ کامیاب ہو یا نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے دشمنوں میں سے ایک گروہ نے پکا ارادہ کیا کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں جس قدر بد ارادے کئے گئے تھے ان کے پیش نظر یہ ممکن تھا کہ وہ کامیاب ہو جاتے مگر خدا کے فضل سے وہ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔

صراط مستقیم کا بادشاہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آیت زیر بحث سے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتا ہے کہ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ تو ہدایت سے ادھر ادھر ہو جائے تُو تو صراط مستقیم کا بادشاہ ہے۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دشمن تجھ کو ادنیٰ سا بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ ضرر کے معنی ایسے نقصان کے ہوتے ہیں جس سے تیرے اندر کسی علم، فضل یا عفت میں کمی واقع ہو سکتی ہو۔ عفت سے ہٹنے کا تو خیال بھی تیرے دل میں نہیں آسکتا۔ تیرے کام میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی بلکہ یہ بڑھتا جائے گا۔ تجھ پر جو فضل اللہ کی طرف سے ہے جو تیری فضیلت ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی بلکہ خدا کا یہ فضل دنیا کے کناروں تک پھیلتا چلا جائے گا۔ اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ تیرا جسم اور صحت صحیح سلامت رہے گی اور آخر تک اس میں کوئی ایسا نقص نہیں ہو گا جس کے تحت تیرے فرائض منصبی میں کمی واقع ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ پر اللہ کا جو فضل تھا اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ یہ کہنا کہ آپ دانت شہید ہونے کی وجہ سے شوربے میں روٹی بھگو بھگو کر کھایا کرتے تھے اس لئے غذا سے محروم رہے درست نہیں ہے۔ حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ آخری وقت تک کھجور کھاتے رہے دودھ آخر وقت تک پیتے رہے۔ کھجور اور دودھ ملا کر ایک مکمل غذا بن جاتی ہے۔ کھجور توانائی کا خزانہ ہے۔ اور دودھ بہترین غذا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا مال بھی بڑھتا رہا۔ اور اتنا بڑھا کہ ساری دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ اس طرح مال سے بھی کوئی محرومی نہ ہوئی۔ آپؐ کی جاہ و حشمت دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا عظیم الشان فضل ہے آپ پر کہ دنیا کی اور کسی مذہبی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے ایسے فضلوں کا ذکر نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان آیت ہے جس میں حضرت نبی کریم ﷺ پر اللہ کے فضلوں کے مسلسل جاری رہنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ کسی مذہبی کتاب میں اور کسی نبی سے کبھی ایسا کوئی وعدہ نہیں ہوا۔ نہ صرف یہ کہ وعدہ کوئی نہیں بلکہ بظاہر لگتا ہے کہ دشمن کو کامیابی بھی حاصل ہو گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں اس تفصیل کی ضرورت نہیں۔

علوم سکھائے گئے

حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ایک عیسائی کے تین سوالات کے جواب نامی رسالہ میں لکھا۔ کہ دلائل اور حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت تجھ پر ظاہر کئے گئے۔ وہ علوم سکھائے جن کو تو جان ہی نہیں سکتا تھا۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ نے اس آیت کے معانی میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔ فرمایا ہے کہ تو جان سکتا ہی نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے آپؐ نے تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ اور ایسے ذرائع بھی میسر نہ تھے۔ کتب بھی موجود نہ تھیں۔ ایسے علوم کے لئے وسیع لائبریری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان سب چیزوں کی عدم موجودگی میں تجھ پر اللہ نے اتنا فضل کیا کہ اور کوئی نبی تیرے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ رسول کریم ﷺ پر اللہ کا ایسا فضل تھا کہ جو آپ کے کام میں ممد تھا۔ ذرا بھی آپؐ کے کام میں رکاوٹ نہ پڑی۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک مفسر کے حوالے سے فرمایا کہ یہ بات تو تصور میں بھی نہیں آسکتی کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی عزّیٰ کی عبادت کی اپنے غلاموں کو اجازت دی ہو۔ حضور نے فرمایا یہ روایت توحید کے بالکل خلاف ہے۔ یہ بات ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ قرآن کی عظمت کو بالکل ختم کرنے والی بات ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دشمنوں نے اسی قسم کی روایتوں اور مفسرین کا سہارا لیا اور بیان کیا ہے کہ بڑے بڑے مفسرین یہ بات لکھتے ہیں۔

جس شخص پر اللہ کا فضل ہو جو رحمۃ للعالمین ہو کر آیا ہو اس کی عظمت کا اندازہ اس کو ہو سکتا ہے جو عظیم بلندی پر کھڑا ہو نیچے کھڑے ہونے والا کیسے کر سکتا ہے؟ حضرت مسیح علیہ السلام تو خود فرماتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو ہدایت دینے آئے ہیں۔ یہ مرتبہ آنحضرت ﷺ کے مرتبہ کے برابر تو نہیں ہو سکتا آنحضرت ﷺ تو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے اور ساری دنیا کی نجات کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس سے سوچنا چاہئے کہ آپؐ کی تعلیم کیسی عالمگیر صداقتوں پر مشتمل ہوگی۔ اس آیت میں بھی معانی کا ایسا نیا جہان کھول دیا ہے جس پر عمر بھر بھی تحقیق کرتے رہیں تو اس کے مطالب پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی خوبیاں اتنی ظاہر و باہر ہیں کہ کسی کو کسی کمتری میں مبتلا ہونے کا حق نہیں۔ مخالفوں کے مقابلے میں شیروں کی طرح آگے بڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق تھا۔ اسی سے آپ نے عیسائیوں اور آریوں وغیرہ پر مدافعانہ حملے کئے۔ ان مذاہب نے قرآن پر حملے کرنے میں پہل کی اور حضرت مسیح موعود نے جوابی حملے کر کے ان کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہ رسول کریم ﷺ کی عظمت ہے جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو یہ ساری جرأتیں ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مرکزی نوعیت کی آیت ہے۔ اور قرآن کی شان کو روشن کرنے والی ہے۔ اس کے سامنے دنیا کی دیگر صداقتیں مدھم پڑ جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مفسرین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مفسرین ابھی تک طعمے کی بحث میں پھنسے بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی کہ رسول کریم ﷺ اس کی طرف سے بحث نہ کریں اور اسے چوری سے بری الذمہ قرار نہ دیں امام رازی نے لکھا ہے کہ طعمہ کی قوم جان چکی تھی کہ چوری اسی نے کی ہے پھر اس نے نبی اکرم ﷺ سے چاہا کہ آپ اس کا دفاع کریں اور اس کی طرف سے بحث کریں۔ گویا کہ رسول اکرم ﷺ کو جن باتوں کا علم بھی نہیں ان پر بحث کریں اور چوری یہودی کی طرف منسوب کر دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ساری باتیں بے بنیاد ہیں۔

تفسیر ابن جریر طبری

حضور نے فرمایا پرانی تفاسیر میں سے تفسیر ابن جریر طبری نے بہت پتے کی بات کہی ہے بعض دفعہ تو واقعی دل خوش کر دیتے ہیں۔ جو نکتہ حضرت مسیح موعود نے بیان کیا تھا اس کا ذکر یہ بھی کر رہے ہیں۔ لیکن مسیح موعود نے جو بات یہاں بیان کی ہے وہ بے مثال ہے۔

طبری نے لکھا ہے کہ اولین اور آخرین کی خبریں۔ جو ابھی ظہور میں بھی نہیں آیا اور جو ظہور پذیر ہو چکا۔ ان سب کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے جو خبریں بیان کیں اور جو پیشگوئیاں بیان کیں وہ رسول کریم ﷺ کی استطاعت میں ہی نہیں تھیں۔ یہ وہ بات ہے کہ جس کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے۔

علامہ طبری نے لکھا ہے کہ تیری پیدائش سے بعثت تک اللہ نے آپ پر فضل کیا اور تجھے رحمۃ للعالمین بنایا۔

آیت 115

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھی نیکی کی بات نہیں ہوتی۔ جو اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی خواہش کرے گا اس کو ہم ضرور بڑا اجر عطا کریں گے۔ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے حضرت ابوذرؓ کی یہ حدیث پیش فرمائی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اتنی

اعلیٰ اور خوبصورت تعلیم ہے کہ کسی اور مذہبی کتاب سے نکال کر نہیں دکھائی جاسکتی۔ حدیث میں مزید ذکر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ گمراہی کی زمین میں ہدایت پھیلانا صدقہ ہے۔ نابینا کی رہنمائی بھی صدقہ ہے۔ (اس میں روحانی نابینائی بھی شامل ہے) حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قادیان میں اس صدقے کا رواج بہت تھا۔ بعض لوگ اس حدیث کو ذہن میں رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں لیکن حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے نتیجے میں یہ صورت حال تھی کہ بچہ راہ میں کھیل رہا ہے۔ کسی نابینا پر نظر پڑی تو ہاتھ پکڑلیا اور اسے منزل تک پہنچایا۔ راستے سے پتھر کانٹے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ اس کا لاکھواں کروڑواں حصہ بھی دیگر تعلیمات میں نہیں آسکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے دین حق کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ تم میں سے کوئی بھی کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی نیکی کے بجالانے سے محروم رہ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک شخص آنحضور کی محفل میں آیا۔ آنحضور اس طرح محفل میں بیٹھا کرتے تھے کہ کسی کو پتہ نہ لگتا تھا۔ اس شخص نے محفل میں آکر پوچھا محمد (ﷺ) کون ہے؟ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اپنی طرف اشارہ کیا اور کہا' میں ہوں۔ اس نے کہا میں دیہاتی آدمی ہوں جس میں اکھڑپن اور کرختگی ہوتی ہے۔ آپ کوئی نصیحت فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ معروف باتوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ اپنے ڈول سے دوسرے کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے اور کوئی کسی دوسرے کو اس کی کمزوری کا طعنہ دیتا ہے تو تو طعنہ نہ دے۔ یوں کرنا اجر کا موجب ہوگا۔

حضرت صاحب نے فرمایا عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ کوئی ایک طعنہ دے تو وہ جواب میں دس طعنے دیتی ہیں۔ تیرے دادا میں تیرے نانا میں فلاں کمزوری تھی۔ ان کی باتیں سن کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کیسی لفاظی ہے۔ حدیث کے معانی بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تہمد لٹکانے سے پرہیز کرو۔

تکبر کی ایک شکل

عربوں میں یہ طریق تھا کہ تکبر کے لئے لمبی چادر لٹکاتے تھے۔ انگلستان میں بھی جب خصوصی تقریبات ہوں تو ملکہ کی شان اور عظمت کے اظہار کے لئے اس کے پیچھے پیچھے شہزادیاں اس کے پیچھے لٹکے ہوئے کپڑے کو اٹھا کر پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ بڑوں کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے کپڑوں کی بڑائی دکھائی جاتی ہے۔ زمینداروں میں بھی ایسی عادات ہوتی ہیں۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کس باریکی سے تربیت فرمایا کرتے تھے۔ ساری دنیا میں تکبر کا یہ رواج ہے۔ اس لئے رسول اللہ نے ایسی تعلیم دی ہے جو ہر طرف اور انسانی فطرت پر حاوی ہو۔ اور اس کی درستی کی طرف توجہ دلا رہی ہو۔

حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ شخص بتاتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے بعد میں نے کسی بکری یا اونٹ کو بھی کبھی گالی نہیں دی حضور نے فرمایا ہمارے زمینداروں کی بھی عادت ہے کہ گدھے اور بیل کو گالی دیتے جاتے ہیں۔ اپنی زبان گندی کرتے رہتے ہیں۔ یہ وقت وہ ذکر الٰہی سے بھی تو گزار سکتے ہیں۔

ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت ابی درداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے۔ وہ ہے دو مخالفوں میں صلح کرانا۔ جب باہمی دشمنی کی تباہی ایسی ہو کہ جیسے خشک سالی فصل کو تباہ کرتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سمجھانے کا طریق ہے کہ اگر صلح نہ ہو گی تو نماز روزہ کی توفیق ہی نہیں مل سکتی۔ جب تک روحانی خشک سالی دور کرنے کا انتظام نہ کرو گے عبادات کی بھی توفیق نہ پاسکو گے۔

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا بدزبان کو جس طرح روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے لئے بات کرنا بھی ضروری ہے۔ امربالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلے ضروری ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے دکھادے کہ وہ ایسی نصائح کرنے کے قابل ہے۔ زبان نرم ہو اس میں سلاست اور سادگی ہو۔

نیک مشورے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل عظیم کی نشانی کے ساتھ یہ شرط لگادی کہ دنیا میں ایسے مشورے اللہ کی خاطر کئے جائیں تو اللہ کے انعامات کا بہت وسیع حصہ ملے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عمدہ معاشرے اور تمدن کے لئے مخفی نیکیاں بجالانی بھی ضروری ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نیک کام کے لئے انجمنیں بھی جماعت کے تابع بنی چاہئیں۔ ساتھ ہی ایسی انجمنوں کے قیام سے سختی سے منع کردیا جو بظاہر نیکی کی ہیں لیکن جماعت کے نظام سے باہر ہیں۔ اس کے لئے یہ حکم بھی لگایا گیا ہے کہ جماعت کی منظوری کے بغیر ایک آنہ بھی کسی نیک مقصد کی خاطر بھی نہیں لینا۔ ورنہ اس سے فتنوں کے دروازے کھل جائیں گے۔ مالی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا روحانی بھلائی کے نام پر کتب بھی جماعت کی منظوری کے بغیر شائع کرنے کی اجازت نہیں۔ اس کی ذمہ داری جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح جماعت کے نام پر انجمن بنانے یا جماعت کے نام سے ہٹ کر نیک کام کے لئے انجمنیں بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

عطاء الغفار راشد صاحب

کمپیوٹر کی مختصر تاریخ

زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو ہمیں جمع تفریق کرنے کی ضرورت پڑتی ہی رہتی ہے۔ خصوصاً آجکل کے جدید دور میں اور خصوصاً کاروباری شعبہ میں حساب رکھنا اور نتائج اخذ کرنا بے حد ضروری ہے اور یہ کام کمپیوٹر تیزی اور بہتری سے کر رہا ہے۔ مگر آغاز دنیا میں جب لوگ قبائل کی شکل میں رہتے تھے تو اس کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ 3500 قبل مسیح میں جب قبائل قوموں میں تبدیل ہونے لگے تو تجارت اور کاروبار کا آغاز ہوا اس وقت ریکارڈ محفوظ کرنے اور حساب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اس طرح آج سے تقریباً تین ہزار سال پہلے سب سے پہلی حساب کرنے والی جو مشین ایجاد ہوئی اس کا نام ایبکس Abacus تھا ایبکس سے پہلے تاجر اپنا ریکارڈ مٹی کی گولیوں پر رکھتے تھے۔

1642 عیسوی میں پاسکل نے ایسی مشین ایجاد کی جو حساب کرسکتی تھی اس مشین پر مزید کام ہوتا رہا اور تقریباً 30 سال بعد پاسکل کی مشین کے اصول پر جرمن ریاضی دان گوٹ فرائڈ نے ایک مشین بنائی جو جمع' تفریق' ضرب اور تقسیم کرسکتی تھی مگر یہ مشین عام لوگوں کے استعمال میں نہ آسکی کیونکہ اسے بنانے کا طریقہ کسی کو بھی نہیں آتا تھا۔

حتیٰ کہ 1880ء عیسوی تک بھی امریکہ میں لوگ حساب کتاب کا کام کاغذ قلم سے ہی کیا کرتے تھے۔ جب وہاں 1880ء کی مردم شماری شروع ہوئی تو مردم شماری کا کام اتنا تھا کہ وہ کہیں جاکر 1890ء میں ختم ہوا اب تک اگلی مردم شماری کا وقت شروع ہو چکا تھا اس وقت کسی ایسی مشین کی ضرورت محسوس ہوئی جو یہ کام جلد کرسکے مردم شماری کرنے والے ادارے نے اس وقت کے مشہور ماہر شماریات پروفیسر ہرمن کو یہ کام دیا کہ وہ اس مسئلے کا حل نکالیں۔ پروفیسر صاحب نے جو مشین بنائی اس کا نام Census Machine رکھا گیا۔ اگرچہ لوگوں کی آبادی اب پہلے سے بہت بڑھ چکی تھی پھر بھی 1890ء کی مردم شماری تین سال میں مکمل ہو گئی۔ جو کہ آجکل کے دور کے لحاظ سے نہایت سست کام لگتا ہے مگر اس وقت کہاں یہ کام 10 سال میں مکمل ہوتا تھا مگر اس مشین جو کہ اس وقت کا کمپیوٹر ہی تھا سے یہ کام تین سال میں ہو گیا۔

1890ء کی مردم شماری کے بعد پروفیسر ہرمن ہالیرتھ (Herman Hollerith) نے اس مشین کو کمرشل طور پر استعمال کیا اور ایک کمپنی کے پاس اس طرح کی مشینیں بنا کر فروخت کیں۔ اس مشین کو پنچڈ کارڈ (Punched Card) کا نام بھی دیا گیا۔

1937ء میں پروفیسر ہاورڈ نے الیکٹریکل اور کیمیکل ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے اور پروفیسر ہرمن کے پنچڈ کارڈ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے حساب کرنے والی جو مشین بنائی اس کا نام مارک 1 ڈیجیٹل کمپیوٹر رکھا گیا۔

38-1937ء میں پروفیسر ڈاکٹر جان ونسنٹ ایٹانا سوف Dr Jhon vincent atana Soff جو کہ فزکس اور ریاضی کا پروفیسر تھا نے اپنے شاگرد بیری (Berry) کے ساتھ مل کر جو آلہ ایجاد کیا اس کا نام ABC رکھا گیا یعنی (Atanasoff Berry Computer) ABC صرف خاص قسم کے سوالات ہی حل کر سکتا تھا۔ 1940ء اور 1941ء میں ڈاکٹر جان اور بیری میکلی سے ملے جو ایک انجینئرنگ یونیورسٹی میں کام کر رہا تھا انہوں نے اسے اپنا کام دکھایا پھر تینوں نے مل کر سوچنا شروع کیا کہ ایسی کوئی مشین ایجاد کی جائے جو تمام مقاصد پورا کرے آخر کار انہوں نے اس طرح کی مشین ایجاد کرلی جو کہ کافی مقبول ہوئی اس کا نام ENIAC رکھا گیا۔

ENIAC میں ویکیوم ٹیوبوں کا استعمال کیا گیا۔ اس کا وزن 30 ٹن تھا اور تقریباً تین کمروں کی جگہ اس کے لئے درکار تھی اس میں 1800 ویکیوم ٹیوبز کا استعمال کیا گیا۔ یہ مشین ایک سیکنڈ میں 300 ضربیں کرسکتی تھی یعنی اس زمانے کے حساب سے دیکھا جائے تو یہ ایک بہت بڑا کارنامہ تھا مگر اس مشین کی دو خامیاں تھیں زیادہ وزن اور اتنی جگہ......

اسی خامی کو دور کرنے کے لئے کام جاری رہا اور وہ دور شروع ہوا جسے کمپیوٹر کی دوسری نسل کہا گیا جو کہ 1959ء میں شروع ہوا۔ اس دور میں چھوٹے اور تیز Calculation کرنے والے کمپیوٹر بنائے گئے۔

دنیا میں مختلف ٹرانسسٹرز اور دوسرے آلات کو جوڑ کر ایک سلیکان کی چھوٹی پلیٹ پر لگانے کا نظریہ فروغ پایا اس سلسلے میں پہلی فرم کا نام شاکلی سیمی کنڈکٹر (Shockely Semicondutor) تھا۔

1964ء میں IBM (ایک کمپیوٹر کمپنی) نے کمپیوٹر کی تیسری نسل کا اعلان کیا۔ انہوں نے 360Mainframe کمپیوٹرز بنائے۔ یہ کمپیوٹرز ریکارڈ کو اچھے طریقے سے سٹور کرسکتے ہیں اور بہتر پروسیسنگ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ Mainframe کمپیوٹرز کا نظام ایسا تھا کہ

باقی صفحہ 7 پر

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

بیویوں سے حسن سلوک

حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور اعلیٰ کردار کے آئینہ میں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورتوں کے ہر طبقہ اور بیویوں سے حسن سلوک کی جو بے مثال تعلیم دی ہے اور جو اعلیٰ درجہ کا عملی نمونہ پیش فرمایا ہے' بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی پاک اسوہ حسنہ پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ اپنی جماعت کو آنحضور ﷺ کے اس کامل نمونہ کی پیروی کرنے کی تاکید کی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم

فرماتے ہیں۔

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے (-) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں' حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاہلہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 417 تا 418)

"عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادہ مستقیم سے بہک گئے ہیں قرآن شریف میں لکھا ہے عاشروھن بالمعروف مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے..... رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورتوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 44)

"ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاہلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مرگئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے عاشروھن بالمعروف۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 147)

آپ اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

نیز فرماتے ہیں۔

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود کا پاک عملی نمونہ

بیویوں سے حسن سلوک سے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا کچھ حصہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ آیئے اب آپ کے ایک ممتاز رفیق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے قلم سے حضرت اقدس کے پاک عملی نمونہ کی ایک جھلک بھی دیکھئے۔ حضرت مولانا مرحوم و مغفور اپنی گراں قدر تصنیف "سیرت مسیح موعود" میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

عرصہ قریب پندرہ برس کے گزرتا ہے جب سے حضرت نے بار دیگر خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے اس اثنا میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو...... ایک ہی خطرناک اور قابل اصلاح عیب ہے جو سارے اندرونی فتنوں کی جڑ ہے۔ وہ کیا؟ بات بات پر نکتہ چینی اور چڑ۔ اور یہ عیب ایسے منقبض اور تنگ دل کی خبر دیتا ہے کہ جس کی نسبت بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ اس عالم میں دم نقد دوزخ میں ہے۔

دس برس سے میں بڑی غور اور نکتہ چینی کی نگاہ سے ملاحظہ کرتا رہا ہوں اور پوری بصیرت سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت اقدس کی جبلت پاک میں شیطان کے اس مس کا کوئی بھی حصہ نہیں۔

میں خود اپنے اوپر اور اکثر افراد پر قیاس کر کے کہہ سکتا ہوں کہ یہی اعتراض اور نکتہ چینی اور حرف گیری اور بات بات میں چڑچڑا پن کی فطرت ہے جس نے بہتوں کے آرام اور عیش کو مکدر کر رکھا ہے اور ہر ایک شخص جس کی ایسی طبیعت ہے (اور قلیل اور بہت ہی قلیل ہیں جو اس عیب سے منزہ ہیں) اس کھا جانے والی آگ کے فوری اثر کو محسوس کرتا اور گواہی دے سکتا ہے کہ بالآخر یہی فطرت ہے جو تمام اخلاقی مفاسد کی اصل اصول ہے اور اس سے زیادہ خدا اور مخلوق کے حقوق کی تباہی کی بنیاد باندھنے والی کوئی شئے نہیں اور بالآخر یہی تلخی آفرین طبیعت ہے جس نے اس عالم کو دار الکدورت اور بیت الحزن بنا رکھا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی کتاب حکیم نے جہاں چاہا ہے کہ اس دوسرے عالم کا دار السلام اور بیت السرور ہونا ثابت کرے اور اس کی قابل رشک خوشیوں اور راحتوں کا نقشہ بالمقابل اس عالم کے دکھائے۔ ان الفاظ سے بہتر تجویز نہیں فرمائے۔

(-) یعنی بہشت میں وہ قوت ہی انسانوں کے سینہ سے ہی نکال ڈالی جائے گی جو عداوتوں اور کینوں اور ہر قسم کے تفرقوں کی موجب ہوتی ہے۔ جس شخص میں اس وقت وہ موجود نہ ہو ہم صاف کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسی عالم میں بہشت بریں کے اندر ہے۔ اور چونکہ یہ قوت ایک چشمہ کی طرح ہے اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ اور اخلاق کس پایہ اور کمال کے ہوں گے۔

اس بات کو اندرون خانہ کی خدمتگار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح سے محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور اپنے اور اپنے گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے" ایک دن خود حضرت صاحب فرماتے تھے کہ:۔

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔" اور فرمایا "ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ در حقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بد زبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضرت اس بات سے بہت کشیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا "ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے" جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تھا ایک رات خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے دوست مباحثہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس دن جس کی شام کا واقعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں معمولاً سردرد سے بیمار ہو گئے تھے۔ شام کو جب مشتاقان زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بنا پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا اور کہا آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں۔ اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا "ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے۔ مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتیں۔" اس پر ہمارے پرانے موحد خوش اخلاق نرم طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں۔ "اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لے لیں۔ میں ایک طرف بیٹھا تھا منشی صاحب کی اس بات پر اس وقت خوش ہوا اس لئے کہ یہ بات بظاہر میرے محبوب و آقا کے حق میں تھی اور میں خود فرط محبت سے اسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کے لئے ہونی چاہئے اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل ما یتحلل نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مؤید پایا اور بے سوچے سمجھے (در حقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سا درس چاہتی تھی) بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت! منشی صاحب درست فرماتے ہیں۔ حضور کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔ حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا "ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔"...... خدا ہی خوب جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ کیوں میں نے ایک لحہ کے لئے بھی بوڑھے تجربہ کار نرم خو صوفی کی پیروی کی۔...... اس بد مزاج دوست کا واقعہ سن کر آپ معاشرت نسواں کے بارے میں دیر تک گفتگو کرتے رہے اور آخر میں فرمایا۔ "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔" مجھے اس بات کے سننے سے اپنے حال اور معرفت اور عمل کا خیال کر کے کس قدر شرم اور ندامت حاصل ہوئی بجز خدا کے کوئی جان نہیں سکتا۔ میری روح میں اس وقت میخ فولادی کی طرح یہ بات جاگزین ہوئی کہ یہ غیر معمولی تقویٰ اور خشیۃ اللہ اور دقائق تقویٰ کی رعایت معمولی انسان کا کام نہیں ورنہ میں اور میرے امثال کے سینکڑوں (دین حق) اور اتباع سنت کے دعویٰ میں کم لاف زنی نہیں کیا کرتے اور اس میں شک نہیں کہ بیباک اور حدود اللہ سے متکبرانہ تجاوز کرنے والے بھی نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ قوت قدسیہ اور تیز شامہ ہمیں نہیں ملی یا اور

عوارض کے سبب سے کمزور ہوگئی ہے۔ ہم بڑی سے بڑی سعادت اور اتقا اس میں سمجھتے ہیں کہ موٹے موٹے گناہوں اور معاصی سے بچ رہیں اور بڑے ہی بیّن اور مرئی گناہوں کے سوا دقائق معاصی اور مشتبہات کی طرف ہم التفات نہیں کرتے۔ یہ خوردبیں کامل ایمان اور کامل عرفان اور کامل تقویٰ سے ملتی ہے جو حضرت اقدس کو عطا ہوئی ہے اور میں نے اس وقت لسان اور جنان کے سچے اتفاق سے کہا اور تسلیم کیا کہ اگر اور ہزاروں باہرہ حجتیں آپ کے منجانب اللہ ہونے پر جو آفتاب سے زیادہ درخشاں ہیں نہ بھی ہوتیں جب بھی یہی ایک بات کہ غیر معمولی تقویٰ اور خشیتہ اللہ آپ میں ہے کافی دلیل تھی.........ہندوستان میں ایک نامی گرامی سجادہ نشین ہیں۔ لاکھ سے زیادہ ان کے مرید ہیں اور خدا کے قرب کا انہیں دعویٰ بھی بڑا ہے۔ ان کے بہت ہی قریب متعلقین سے ایک نیک بخت عورت کو کچھ مدت سے ہمارے حضرت کے اندرون خانہ میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔ وہ حضرت کا گھر میں فرشتوں کی طرح رہنا' نہ کسی سے نوک ٹوک نہ چھیڑ چھاڑ' جو کچھ کہا گیا اس طرح مانتے ہیں جیسے ایک واجب الاطاعت مطاع کے امر سے انحراف نہیں کیا جاتا۔ ان باتوں کو دیکھ کر وہ حیران ہو ہو جاتیں اور بارہا تعجب سے کہہ چکی ہیں کہ ہمارے حضرت شاہ صاحب کا حال تو سراسر اس کے خلاف ہے۔ وہ جب باہر سے زنانہ میں آتے ہیں ایک ہنگامہ رستخیز برپا ہو جاتا ہے اس لڑکے کو گھور اس خادمہ سے خفا اس بچہ کو مار۔ بیوی سے تکرار ہو رہی ہے کہ نمک کھانے میں کیوں زیادہ یا کم ہو گیا۔ یہ برتن یہاں کیوں رکھا ہے اور وہ چیز وہاں کیوں دھری ہے۔ تم کیسی پھوہڑ بدمذاق اور بے سلیقہ عورت ہو۔ اور کبھی جو کھانا طبع عالی کے حسب پسند نہ ہو تو آگے کے برتن کو دیوار سے پٹخ دیتے ہیں اور بس ایک کہرام گھر میں مچ جاتا ہے۔ عورتیں بلک بلک کر خدا سے دعا کرتی ہیں کہ شاہ صاحب باہر ہی رونق افروز رہیں۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود' مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی روح پر ابدی رحمتوں کی بارش برسائے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کا اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک کا عملی نمونہ آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ فرمادیا جس کو اختیار کر کے ہم اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک تعلیم اور نمونہ کو اپنانے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31893 میں نیرہ شاہد زوجہ شاہد احمد زکی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت...... ساکن گلزار ہجری کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی-/20000 روپے۔ 2- مکان برقبہ 90 مربع گز مالیتی-/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نیرہ شاہد گلزار ہجری کراچی گواہ شد نمبر1 شاہد احمد زکی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک جاوید احمد وصیت نمبر 21986-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31894 میں ثریا سعید زوجہ سعید احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر56 سال بیعت 1966ء ساکن گلزار ہجری کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی-/40000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم-/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا سعید گلزار ہجری کراچی گواہ شد نمبر1 سعید احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ملک جاوید احمد وصیت نمبر 21986-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31895 میں ندیم احمد طاہر ولد مجید احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلزار ہجری کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- کار ماڈل 1986ء زیر استعمال مالیتی-/150000 روپے۔ 2- پلاٹ برقبہ 120 مربع گز گلشن ذوادری سکیم نمبر33 کراچی جو بیٹے عماد ندیم کے نام خریدا ہے مالیتی-/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/18000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ندیم احمد طاہر گلزار ہجری کراچی گواہ شد نمبر1 ملک جاوید احمد وصیت نمبر21986 گواہ شد نمبر2 محمد شفیق قیصر گلزار ہجری کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31896 میں نزہت کبیر زوجہ کبیر الدین صاحب طاہر قوم مرزا پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی-/75000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم-/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نزہت کبیر گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر1 کبیر الدین طاہر وصیت نمبر25796 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر21986-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31897 میں چوہدری محمود الحق ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میٹروول کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- پلاٹ نمبر D-15 مالیتی-/400000 روپے۔ 2- دکان نمبر 425 مالیتی-/165000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/565000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/9250 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمود الحق B-194 بلاک نمبر4 میٹروول سائٹ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ماڈل کالونی کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31898 میں جمیلہ محمود زوجہ چوہدری محمود الحق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میٹروول سائٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان نمبر B-194 بلاک نمبر4 میٹروول سائٹ کراچی مالیتی-/470000 روپے۔ اور زیورات طلائی 3 تولہ مالیتی-/16500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ محمود میٹروول سائٹ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 محمود الحق خاوند موصیہ وصیت نمبر31897-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر31899 میں محبوب احمد بٹ ولد محمد ایوب بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/14 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محبوب احمد بٹ 6/14 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد ایوب بٹ وصیت نمبر15786 والد موصی گواہ شد نمبر2 ظفر اللہ وصیت نمبر16257-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔ (ایڈیشنل ناظر خدمت خلق ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 15- جنوری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز- نمبر 53-
2-00 رات- درس القرآن 99-1-14
3-40 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
5-05 رات- تلاوت- درس القرآن- خبریں-
5-40 رات- یسرناالقرآن کلاس-
6-10 صبح- درس القرآن 99-1-14
7-40 صبح- لقاء مع العرب-
8-47 صبح- اردو کلاس-
9-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-55 دوپہر- یسرناالقرآن کلاس-
12-15 دوپہر- پشتو پروگرام- تقریر ارشاد احمد خان صاحب-
12-55 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- برکات خلافت-
1-35 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 سہ پہر- اردو کلاس-
3-50 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-25 شام- بنگالی سروس-
5-05 شام- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
6-00 رات- خطبہ جمعہ لائیو-
7-05 رات- ڈاکومنٹری- کیمروں کی ورائٹی کے متعلق گفتگو- از سلمان طاہر صاحب-
7-35 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات-
8-40 رات- خطبہ جمعہ-
9-55 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- حدیث-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 16- جنوری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کارنر-
1-55 رات- طبی معاملات-
2-35 رات- خطبہ جمعہ-
3-40 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات 97-11-17
5-05 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-35 رات- چلڈرنز کارنر-
5-50 رات- لقاء مع العرب- 94-8-20
7-10 صبح- خطبہ جمعہ-
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-55 صبح- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات- 97-11-17
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- سرائیکی پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-35 رات- اردو کلاس-
3-40 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
4-15 شام- درس القرآن- لائیو-
6-05 رات- تلاوت- خبریں-
6-35 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-00 رات- بنگالی پروگرام-
7-40 رات- چلڈرنز کلاس-
10-25 رات- التفسیر الکبیر- پروگرام نمبر 27-
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-35 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

وہ کسی ایک آرگنائزیشن کے پاس ہوتے جن لوگوں کو کمپیوٹر سے کام لینا ہوتا وہ اپنا مواد (Data) آرگنائزیشن کے پاس جمع کروا دیتے- رزلٹ کے لئے انہیں دنوں ہفتوں انتظار کرنا پڑتا- اس خامی پر قابو پانے کے لئے کام جاری رہا- مائیکروپروسیسر ایجاد ہوا پھر پرسنل کمپیوٹر بھی بن گیا-

مائیکروپروسیسر
(Micro Processor)

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ کبھی وہ دور تھا جب 30 ٹن وزنی کمپیوٹر تھا جوں جوں ترقی ہوتی رہی وزن گھٹتا رہا- اسی طرح جوں جوں سائز چھوٹا ہوتا رہا اس سے سپیڈ میں بھی اضافہ ہوتا گیا اس طرح 1965ء میں مائیکروپروسیسر ایجاد ہوا- پروسیسر Processor ہی دراصل کمپیوٹر کی اصل چیز ہے یہی تمام کام انجام دیتا ہے- مائیکروپروسیسر میں صرف ایک ہی سلیکان چپ پر تمام ضروری سرکٹس لگا دیئے گئے تھے یہ کمپیوٹر کی تاریخ کی ایک ڈرامائی تبدیلی تھی- ایک ہی چپ کے سرکٹ تمام حسابی (Arith matic) اور تمام منطقی Logic عمل سرانجام دے سکتے تھے- پرسنل کمپیوٹر (P.C) کا سب سے پہلا اشتہار مارچ 1974ء میں شائع ہوا- پرسنل کمپیوٹر میں مائیکروپروسیسر ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا- 1970ء کی دہائی کے آخر تک دنیا میں کمپیوٹر کا استعمال عام ہو چکا تھا- مگر 1980ء کی دہائی کے آغاز پر کم قیمت کمپیوٹرز مارکیٹ میں آئے- یعنی 1978ء سے 1982ء تک کے دور میں گھروں، سکولوں اور دفتروں میں کمپیوٹر کا استعمال شروع ہو گیا-

ہمارے ملک میں تو بعد میں کمپیوٹر عام ہوا- آجکل پاکستان میں بھی کمپیوٹر کا دور دورہ ہے- جدید دور میں کچھ شعبہ جات تو ایسے ہیں کہ ان کو کمپیوٹر کے استعمال کے بغیر چلانا تو تقریباً ناممکن ہو گیا ہے- کمپیوٹر کی آج کی شکل اور وہ شکل جو 1642ء میں ایجاد ہوئی اس میں بہت فرق ہے مگر سائنسدانوں کے نزدیک ابھی انہیں بہت دور جانا ہے- آخر میں ڈونلڈ ایچ سینڈرز کی ایک بات سے مضمون ختم کرتا ہوں جو کہ بہت بڑے کمپیوٹر کے استاد ہیں-

"آپ نے دیکھا کہ پچھلی دہائیوں میں چیزیں کس طرح تبدیل ہوئی ہیں اور ترقی ہوئی ہے مگر ترقی کی شرح کی رفتار کم ہوئی ہے- جوں جوں زمانہ آگے بڑھا ہے ٹیکنالوجی کی ترقی کی شرح کی رفتار کم ہوئی ہے- شاید وہ زمانہ ابھی آگے آئے گا جس میں سب سے زیادہ Growth ہوگی-"

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب بھٹی آف نواب شاہ شہر بعارضہ بلڈ پریشر و دیگر عوارض سخت علیل ہیں-

○ مکرم حافظ نصیر احمد صاحب قمر ابن مکرم بشیر احمد صاحب گجر (ریٹائرڈ معلم وقف جدید) دارالنصر غربی ربوہ سر میں کینسر کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور شوکت خانم میموریل ہسپتال لاہور کے زیر علاج ہیں-

○ وسیم احمد ابن ارباب احمد صاحب آف ناروے بعمر دو ماہ شدید بیمار ہے-

○ شہزاد مجید احمد صاحب ابن مکرم مجید احمد صاحب سلہری کی بائیں ٹانگ میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے- فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں-

○ محترمہ صدیقن بی بی صاحبہ آف گڑھ موڑ صاحب فراش ہیں-

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-

○ مکرم بشارت احمد صاحب دارالیمن ربوہ ولد چوہدری منظور احمد صاحب کو موٹر سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے سارے جسم پر چوٹیں آئی ہیں - ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مشہود احمد ناصر کھوکھر مربی سلسلہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کو مورخہ 24- اگست 1998ء بروز سوموار بیٹی عطا فرمائی ہے- بچی تحریک وقف میں شامل ہے از راہ شفقت حضور نے بچہ کا نام "باسمہ ناصر" عطا فرمایا ہے- بچی محترم منظور احمد کھوکھر 1/59 دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی پوتی اور محترم بشیر احمد صاحب آف بدوملہی ضلع نارووال کی نواسی ہے-

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ دین کی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے نیز صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے- آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ خداوند کریم نے اپنے فضل سے مکرم قریشی خالد ندیم صاحب معلم اصلاح وارشاد پریم کوٹ ضلع حافظ آباد کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "کاشف ندیم" عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود قریشی محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) آف سیالکوٹ کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے ہمزلف محترم چوہدری برکت علی صاحب جٹ D.S.P کرائم آف کراچی مورخہ 99-1-8 بروز جمعۃ المبارک اچانک حرکت قلب (ہارٹ اٹیک) سے دوران ڈیوٹی وفات پا گئے ہیں- ان کا جسد خاکی کراچی سے ربوہ لایا گیا- ہفتہ کے روز ان کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ نے پڑھائی- جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے- ان کی تدفین قبرستان نمبر 1 میں ہوئی- قبر تیار ہونے کے بعد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب نے دعا کروائی- مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر بیماری کا علاج ہومیوپیتھک ادویات اور دیسی جڑی بوٹیوں سے کیا جاتا ہے-
ہمارے ہاں پیچیدہ اور دیرینہ امراض کے علاوہ پتھری اور درد گردہ کے ہزاروں مریض شفا پا چکے ہیں- قائم شدہ 1968ء
صابری دواخانہ میرپور چوک بھمبر (آزاد کشمیر)
ہومیو ڈاکٹر و حکیم رحمت اللہ صابر

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 12- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
13- جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-27
14- جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-41
14- جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

مذہب کی تبدیلی کی بحث

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ مذہب کی تبدیلی کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کے لئے قومی سطح پر بحث ہونی چاہئے۔ اور سیاسی جماعتوں اور مذہبی فرقوں کے درمیان بحث مباحثے کے بعد کوئی حتمی فیصلہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے بانی مہاتما گاندھی تبدیلی مذہب کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے گجرات میں عیسائی آبادیوں اور چرچوں پر حملے کا ذمہ دار انتظامیہ کو قرار دیا۔

طالبان کمانڈروں میں اختلافات

طالبان کے کمانڈروں میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں طالبان نے اعتراف کیا ہے کہ شمالی افغانستان کے صوبے قندوز کے کئی اہم مقامات اب اس کے قبضے میں نہیں ہیں۔ تاہم ان پر شمالی اتحاد کا نہیں بلکہ حکمت یار کا قبضہ ہے۔

امریکہ کے پانچ نسلی گروہ

ماضی میں امریکہ کے تین نسلی گروہ سفید فام سیاہ فام اور اینگلو انڈین تھے۔ لیکن اب دو اور طبقے نمایاں ہو گئے ہیں یہ ہیں ایشیائی اور ہسپانوی۔ امریکہ میں ہر دس سال کے بعد ایشیائی آبادی دگنی اور ہسپانوی آبادی قریباً ڈیڑھ گنا ہو جاتی ہے۔ 36 فیصد امریکی مرد اور 45 فیصد عورتیں تارکین وطن سے شادی شدہ ہیں۔

قازقستان کا صدارتی انتخاب

مسٹر نور سلطان نذر بایوف 82 فیصد ووٹ لے کر قازقستان کے دوبارہ صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

خلیجی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس

خلیجی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس عراق پر متفقہ موقف کا اعلان کئے بغیر ختم ہو گیا۔ سعودی عرب میں ہونے والے اجلاس میں عراقی پارلیمنٹ کی جانب سے امریکہ کے ساتھ تعاون کرنے پر عرب ممالک پر تنقید کا بھی جائزہ لیا گیا۔

20- لاکھ افراد کے قاتل

کمبوڈیا میں 20 لاکھ افراد کے قاتلوں کے خلاف مقدمہ چلانے کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ سماعت ایک ہفتے بعد شروع ہوگی۔ خمر روج کے ان دو رہنماؤں نے حال ہی میں حکومت کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ کمبوڈیا کے وزیر اعظم ابتداء میں ان پر مقدمہ چلانے کے حامی نہیں تھے۔ لیکن اب انہوں نے ٹریبونل کے قیام کی حمایت کر دی ہے۔

افغان مسئلہ کا واحد حل

طالبان نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ کا واحد حل مخالفین کو ملیامیٹ کرنا ہے۔ مذاکرات کا وقت گزر چکا ہے۔ مخالف دھڑے بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

اقوام متحدہ سے تعاون ختم

عراق کی پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ سے تعاون ختم کرنے کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔ عراق کے خلاف حملوں کے لئے اڈے مہیا کرنے والے عرب حکمرانوں نے غداری کی۔ ہرجانہ ادا کریں۔

کولمبیا میں باغیوں کے حملے

کولمبیا میں باغیوں کے حملوں میں 111- افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ باغیوں نے 47- مکان جلا ڈالے پلابان میں 30- افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔

پاکستان ٹیم کو کچھ نہیں کہیں گے

پاکستان کرکٹ ٹیم کے دورۂ بھارت کے خلاف احتجاج کرنے والی انتہا پسند ہندو جماعت شیو سینا نے کہا ہے کہ پاکستان ٹیم کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ صرف میچوں میں گڑبڑ کریں گے۔ بھارتی کرکٹ بورڈ نے کہا ہم دورہ کو یقینی بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم پاکستان ٹیم کے بھارت پہنچنے تک کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ میں نواز شریف کا خط

وزیر اعظم نواز شریف نے ملٹری عدالتوں کے مسئلہ پر پاکستان کے اٹارنی جنرل کو ایک خط لکھا جو اٹارنی جنرل نے سپریم کورٹ میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں وزیر اعظم نے فوجی عدالتوں کے قیام کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک غیر معمولی ایمرجنسی کے دور میں گذر رہا ہے۔ ان حالات میں عام عدالتوں میں مقدمات چلانا نقصان دہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ججوں کا احترام کرتا ہوں ججوں پر تنقید نہیں کرتا۔ روایتی عدالتی عمل پر یقین ہے لیکن لوگ کب تک انصاف کے منتظر رہیں گے۔ اس وقت معمول کا قانونی طریق کار موثر نہیں ہے۔ اس کی مثال صادق گنجی کیس ہے جس کی اپیل ہائی کورٹ میں 6- سال سے زیر التوا ہے اور متعدد جج اس کی سماعت سے انکار کر چکے ہیں۔ غیر ملکی سفیروں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ کئی بار ان حالات پر غیر ملکی سربراہوں سے معذرت کرنا پڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی کراچی کی ترقی سے مشروط ہے۔ حالات کی سنگینی کے باعث سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت ختم کرنے سے گریز نہیں کیا۔ سخت اقدامات اٹھانے سے خود میرے خاندان کو دھمکیاں مل رہی ہیں۔ رائے ونڈ بم دھماکہ اس بات کا ثبوت ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ دہشت گردی کا شکار ہونے والے کتنے افراد کا انصاف فراہم کیا گیا۔

فوجی عدالتوں کی سزاؤں پر عمل درآمد معطل

سپریم کورٹ میں وزیر اعظم نواز شریف کا خط پڑھے جانے کے بعد سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں کی سزاؤں کے نفاذ پر عبوری پابندی کو کیس کے فیصلہ تک بڑھانے کا اعلان کر دیا۔ فوجی عدالتیں سماعت جاری رکھیں گی لیکن فیصلوں پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے کیس کی سماعت یکم فروری تک ملتوی کر دی۔

حکومت کو دھچکا

سپریم کورٹ میں وزیر اعظم کا خط سنائے جانے کے باوجود سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں کی سزاؤں پر عمل درآمد روکنے کی مدت میں جو مزید توسیع کی ہے وہ حکومت کے لئے دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ عدالت کو مرعوب کرنے کی کوشش ناکام رہی۔ اٹارنی جنرل نے جس انداز میں وزیر اعظم کا خط سپریم کورٹ کو سنایا وہ قانونی ماہرین کے لئے باعث حیرت تھا۔ یہ مقدمہ آگے چل کر حکومت کے لئے مسائل کھڑے کر سکتا ہے۔ حکومت کے لئے غیر متوقع صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ پنجاب میں بھی فوجی عدالتوں کا قیام مشکل ہو گیا۔

سرحد کے لئے 6- فوجی عدالتیں

بجلی کی چوری اور واپڈا کے نادہندگان کے مقدمات سننے کے لئے 6- فوجی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ یہ عدالتیں چار روز کے اندر فیصلہ سنا دیں گی۔

سندھ اسمبلی کا کیس

سپریم کورٹ میں سندھ اسمبلی کا اجلاس بلائے جانے سے روکنے کے بارے میں رٹ درخواست پر اپنے ریمارکس میں سپریم کورٹ نے کہا کہ اجلاس روکنے سے بہتر تھا کہ سندھ اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کرا دیئے جاتے۔ ایمرجنسی کے تحت وفاقی حکومت صوبے کے اختیارات تو حاصل کر سکتی ہے لیکن یہ ختم کیونکر کئے جا سکتے ہیں۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ انتظامیہ نہ تو مقننہ کے اختیار حاصل کر سکتی ہے اور نہ یہ سلب کئے جا سکتے ہیں۔

خودسوزی پر بینظیر کا بیان

بینظیر بھٹو نے وزیر اعظم کے گھر کے سامنے خودسوزی کرنے والے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پتھر دل وزیر اعظم کو غریب عوام کا کوئی احساس نہیں۔ اپنے گھر کے سامنے خودسوزی کے واقعہ کے بعد وزیر اعظم اپنے والد کو ملنے رائے ونڈ چلے گئے۔ مہذب معاشروں میں ایسے واقعات ہونے پر حکومتیں مستعفی ہو جاتی ہیں۔

عمران خان کی بیگم کے خلاف مقدمہ

تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان کی اہلیہ جمائما خان کے خلاف نادر ٹائلوں کی سمگلنگ کے الزام میں باقاعدہ طور پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ کسٹم حکام کو شبہ ہے کہ سات سو سال پرانی ٹائلیں اوچ شریف کے مقام سے چرائی گئی ہیں جمائما خان کو 5- سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

ٹرانسپورٹ کی جزوی ہڑتال

ٹرانسپورٹ ایکشن کمیٹی کی اپیل پر جزوی ہڑتال ہوئی۔ احتجاج کرنے پر نیو خان کے دو مینیجروں سمیت 16- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ موٹر ٹرانسپورٹ فیڈریشن نے ہڑتال کا بائیکاٹ کیا۔

عید کے بعد میجر آپریشن

عیدالفطر کے بعد اربوں روپے کے ٹیکس اور قرضے ہضم کرنے والوں کے خلاف میجر آپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ
سویٹس اینڈ بیکرز
احمد
کالج روڈ ربوہ

ڈالر ریٹ / بروکریج ہاؤس
فارن کرنسی اور شیئرز کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ریجینسی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
44339
730288

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
دوکان 212515
رہائش 212300
اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا